السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(فی زمانہ کثرت سے رواج ہے۔ کہ مسلم حصول انعام کےلئے مثلاً آپ شلڈ فٹ بال کھیلا کرتے ہیں۔ اور کھیلنے کے باعث عصر اور مغرب کی نماز ترک کردیتے ہیں۔ بعد میں قضا نماز پڑھ لیتے ہیں کیا یہ جائز ہے۔ (محمد مصطفے

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نماز قضا کرکے پڑھنا بلاوجہ اچھا نہیں ہے کھیلنے والوں کو چاہیے کہ پہلے افسروں سے تصفیہ کرلیں کہ نماز کے وقت کھیل کو چھوڑ دیں گے۔ وہ اگر نہ مانیں تو ظہر کے ساتھ عصر ملالیں یا عصر کے ساتھ ظہر ملاکر جمع پڑھ لیں۔

تعاقب

آپ کے جواب پر کونسی قرآنی آیت یا حدیث صراحتاً اجمالاً دلالت کرتی ہے۔ ؟ تتبع احادیث سے تو یہ پتہ چلتا ہے۔ کہ حاجت کے وقت حضر میں جمع بین الصلاتین دفع حرج کےلئے جائز ہے۔ اور اس کے ساتھ ساتھ یہ شرط بھی ملحوظ رکھی گئی ہے۔ جمع بین الصلواتین ان کی عادت مستمرہ نہ بن جائے۔ چنانچہ باب ماجاءفی الجمع بین الصلواتین کی پہلی حدیث کے متعلق حافظ ابن حجر عسقلانی اپنی کتاب الفتح میں لکھتے ہیں۔

"قد ذھب جماعة من الائمة الی الاخذ بظاھر ہذا الحدیث فیجوزا الجمع فی الحضر للحاجة مطلقا لکن بشرط ان لایتخذ ذلک عادة"

رجامندی افسران کوئی ایسی چیز نہیں۔ ہے کہ جس کو ہم حاجت اور ضرورت کہہ کر نماز کو جمع کرنے کا حکم دیں۔ اس کے علاوہ عام طور سے یہ دیکھا جاتا ہے کہ اس قسم کا کھیل کھیلنے والے حضرات کھیل میں مشغولیت کے باعث اوقات صلواۃ کا قطعاً لحاظ نہیں کرتے۔ ایسی حالت میں اگر ان کو جمع بین الصلواتین کا حکم دے دیا جاوے تو یقینی امر ہے کہ وہ اوقات صلواۃ سے صرف غفلت ہی نہیں بلکہ جمع بین الصلواتین ان کی عادت بن جائے گی۔ (ش۔ م۔ ا عظمی از جامعہ دارالسلام عمر آباد)

جواب۔ جو شخص ملازمت کی صورت میں افسران کی خفگی کی پرواہ نہیں کرتا۔ وہ بے شک وقت پر نماز پڑھے۔ اور جو اس کو برداشت نہیں کرسکتا۔ وہ بحکم۔

إِلَّآ أَن تَتَّقُوا۟ مِنْهُمْ تُقَىٰةً ۲۸ سورة آل عمران

اور بخاری شریف کی حدیث جمع بین الصلواتین پر عمل کرے۔ تو جائز ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ امرتسری

جلد01ص631

محدث فتویٰ